ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ

مولانا سعید احمد جلال پوری

گزشتہ سال اکتوبر نومبر 2008ء میں راقم الحروف نے قرب قیامت کے فتنوں اور فتنہ پروروں کی نشاندہی کرتے ہوئے حدیث کی مشہور کتاب کنزالعمال کی ایک روایت کے حوالے سے انسان نما شیطانوں کے اضلال وگمراہی کی نشاندہی کی اور ضمناً ٹی وی کے تجزیہ نگار زید حامد کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی طرف بھی اشارہ کیا تھا کہ کل کا زید زمان آج زید حامد ہے اور یہ بدنام زمانہ اور مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ اول ہے، جو یوسف کذاب کے واصل جہنم ہونے کے بعد ایک عرصہ تک منقار زیر پر اور خاموش رہا، جب لوگ ملعون یوسف کذاب اور اس کے ایمان کش فتنہ کو قریب قریب بھول گئے تو اس نے زید حامد کے نام سے اپنے آپ کو منوانے اور متعارف کرانے کے لیے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل سے معاملہ کر کے اپنی زبان وبیان کے جوہر دکھلانا شروع کردیے اور بہت جلد مسلمانوں میں اپنا نام اور مقام بنانے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ براس ٹیک نجی ٹی وی چینل کا پروگرام ہے، یہ پروگرام زید زمان کی اپنی کمپنی براس ٹیک کا تیار کردہ ہے کیونکہ اسلام آباد میں مقیم ہمارے ایک باخبر دوست کے مطابق یہ ایک اہم ادارے کا اسپانسر پروگرام ہے، ظاہر ہے کہ اس طرح کے پروگرام کی تیاری اور آن ایئر جانے پر خطیر رقم خرچ ہوتی ہے (ڈاکٹر فیاض عالم، روزنامہ جسارت کراچی) بہرحال یہ سب کچھ اس کی چرب لسانی، تک بندی اور جھوٹی سچی معلومات کا کرشمہ ہے، ورنہ زید حامد کے پس منظر میں جھانک کر دیکھا جائے تو یہ ملعون یوسف کذاب کے عقائد ونظریات کا علمبردار اور اس کی فکر وسوچ کا داعی ومناد ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ چشم بددور یہ اس کا صحابی، خلیفہ، اس کا معتمد خاص، اس کا سفر وحضر کا ساتھی، مشکل وقت میں اس کا معاون ومددگار، اس کے مقدمہ اور کیس کی پیروی کرنے والا اور طرف دار رہا ہے۔

راقم کی یہ تحریر جب ماہنامہ بینات کراچی اور ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہوئی تو ہمارے بہت سے محترم ومعزز احباب ورفقاء اور دین ومذہب سے وابستگی رکھنے والے مخلصین نے فون پر رابطہ کر کے میری فہمائش کرنا چاہی کہ زید حامد تو بہت اچھا آدمی ہے، بلکہ وہ اس دور میں مسلمانوں کا واحد ترجمان اور نمایندہ ہے کیونکہ جس طرح یہ یہودی اور امریکا کے خلاف اور جہاد افغانستان کے حق میں بولتا ہے، دوسرا کوئی اس کی ہمت وجرأت نہیں کرسکتا، بلکہ جس بے باکی اور بے خوفی سے یہ شخص بولتا ہے اس سے یہی لگتا ہے کہ یہ خالص ''طالبان'' ہے۔ اس کے علاوہ آج جب کوئی شخص اپنے اندر مسلمانوں، جہاد اور اسلام کے حق میں لکھنے اور بولنے کی ہمت وجرأت نہیں پاتا، بلکہ جب سب لکھنے اور بولنے والوں کی زبان وقلم کا رخ اسلام، اسلامی شعائر، جہاد، مجاہدین اور طالبان کے خلاف ہے، بلاشبہ اس جیسے مرد مجاہد

کی زبان و بیان سے اسلام اور مسلمانوں کی ترجمانی لق و دق صحرا میں کسی ہوا کے ٹھنڈے جھونکے یا شجر سایہ دار کے مترادف ہے، اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہے تو اس مردِ مجاہد کی مخالفت کیوں؟

یوں تو اس سلسلہ میں بہت سے حضرات نے نہایت اخلاص سے مجھے سمجھانے کی سعی و کوشش کی، مگر ہمارے بہت عزیز اور باقاعدہ سند یافتہ عالم دین مولانا محمد یوسف اسکندر نے اس موقع پر خاصی جذباتیت کا مظاہرہ فرمایا، چنانچہ فرمانے لگے کہ

''آپ حضرات بلاتحقیق کسی کو کافر و ملحد لکھنے اور باور کرانے میں ذرہ بھر تامل نہیں کرتے، مولانا ایک ایسا شخص جو آپ کا، اسلام کا، مسلمانوں کا، جہاد کا، مجاہدین کا اور طالبان کا ترجمان ہے اور اس کی آواز دنیا بھر میں سنی جاتی ہے اور دنیا اس کے علم و فہم اور مبنی بر صداقت تجزیوں اور یہود و امریکا کے خلاف بے لاگ تبصروں پر تحسین کے ڈونگرے برساتی ہے، آپ نے بیک جنبش قلم اس کو مخالفین کے کیمپ اور پلڑے میں ڈال کر کوئی اچھا کام نہیں کیا۔''

میں نے غور سے ان کی تقریر سنی اور عرض کیا عزیز من! کسی آدمی کا اچھا مقرر ہونا، عمدہ تجزیہ نگار ہونا، وسیع معلومات سے متصف ہونا، کسی کی چرب زبانی اور طلاقت لسانی، اس کے ایمان دار ہونے کی علامت اور نشانی نہیں ہے، کیونکہ بہت سے باطل پرست ایسے گزرے ہیں، جو ان کمالات سے متصف ہونے کے باوجود نہ صرف یہ کہ مسلمان نہیں تھے بلکہ وہ اپنے ان کمالات و اوصاف کو اپنے کفر، الحاد اور باطل نظریات کی اشاعت و تبلیغ اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک صدی پیشتر متحدہ ہندوستان میں فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی زندگی کا جائزہ لیجیے تو اندازہ ہوگا کہ شروع شروع میں اس نے بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کا نمایندہ، اسلام کا ترجمان اور آریوں اور عیسائیوں کے خلاف مناظر باور کرایا تھا، مگر یہ سب کچھ ایک خاص وقت اور ایک خاص مقصد کے لیے تھا۔ وہ یہ کہ کسی طرح مسلمانوں میں اس کا نام اور مقام پیدا ہو جائے اور بحیثیت مسلمان، اس کا تعارف ہو جائے، مسلمان اس کے قریب آجائیں اور مسلمانوں کا اس پر اعتماد ہو جائے، چنانچہ جب اس نے محسوس کیا کہ ان مناظروں اور مباحثوں سے اس کے مقاصد حاصل ہو گئے ہیں، تو اس نے اپنے باطل افکار و نظریات کا اظہار کر کے اپنے پر پرزے نکالنا شروع کر دیے، اس کے بعد اس نے جو گل کھلائے، وہ کسی باخبر انسان اور ادنیٰ مسلمان سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک اسی طرح زید حامد بھی ایک خاص حکمت عملی کے تحت یہ سب کچھ کر رہا ہے، لہٰذا جس دن اس کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کا مقصد پورا ہو گیا ہے، یا مسلمانوں میں اس کا اعتماد، مقام اور تعارف ہو گیا ہے، یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنے پوشیدہ افکار و نظریات کا اظہار و اعلان کر دے گا۔

میرے خیال میں میری اس تقریر سے مولوی محمد یوسف کا ذہن تو صاف نہیں ہوا، البتہ اس نے میری سفید داڑھی اور

عمر کے فرق کا لحاظ کرتے ہوئے وقتی طور پر خاموشی اختیار کر لی۔

تاہم اس نے میرے مضمون میں دیے گئے موصوف کے ویب سائٹ کے پتہ پر زید حامد سے رابطہ کیا، تو آگے سے اس نے بھی ٹھیک وہی تقریر جھاڑی کہ یہ میرے خلاف خواہ مخواہ کا غلط پروپیگنڈا ہے اور مولوی مجھ سے خواہ مخواہ بغض رکھتے ہیں یا مجھ سے پرخاش رکھتے ہیں، ورنہ میرا کسی یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں رہا بلکہ میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا۔

بہر حال ویب سائٹ پر ان کی بات چیت اور چیٹنگ جاری تھی کہ میرے رفیق کار مولانا محمد اعجاز نے انہیں ''یوسف کذاب'' نامی کتاب پیش کر دی، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولوی محمد یوسف اسکندر کو جنہوں نے نہایت غور وخوض سے اس کا مطالعہ کیا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور ان پر حقیقت حال منکشف ہوگئی، چنانچہ انہوں نے حکمت و دانش مندی اور سلیقہ سے زید حامد کے ساتھ براہ راست سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے پوچھا کہ اگر تمہارا یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں تھا تو اس کتاب میں اور یوسف کذاب کے مقدمہ میں تمہارا نام کیوں ہے؟ تم نے اس کے مقدمہ کی پیروی کیوں کی تھی؟ اور تم نے اس مقدمہ کے بعد روزنامہ ڈان کراچی میں اس فیصلہ کو انصاف کے قتل سے کیوں تعبیر کیا؟ اور مدعی نبوت یوسف کذاب کو ایک مہربان اور اسلام کے معزز صوفی اور اسکالر کے طور پر کیوں پیش کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض مسلسل سوالوں کے بعد اس نے بہر حال اتنا اعتراف کر لیا کہ جی ہاں میرا اس مقدمہ میں کسی حد تک کردار رہا ہے۔ چنانچہ اس کے اس اعتراف کے بعد مولوی محمد یوسف اسکندر کو زید حامد کی حقیقت سمجھ میں آگئی۔

خیر یہ تو ایک سمجھدار عالم دین کا معاملہ تھا، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دین دار حضرات کو میری اس تحریر پر اعتراض تھا اور ہے، چنانچہ بہت سے مخلصین نے یہ کہہ کر اس بحث کو ختم کر دیا کہ سعید احمد جلال پوری کو یا تو غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر اس کو صحیح معلومات نہیں دی گئیں۔

(جاری ہے)

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ (2)

مولانا سعید احمد جلال پوری

دسیوں حضرات موصوف کے سحر میں گرفتار ہیں اور ان کی تقریر و بیان اور تنقید و تجزیوں کو اپنے دل کی آواز سمجھتے ہیں، صرف اس لیے کہ ان کے سامنے زید حامد کی تصویر کا ایک رخ ہے اور اس کی زندگی کا دوسرا بھیانک رخ ان کے سامنے نہیں ہے، جس میں وہ مدعی نبوت یوسف علی کذاب کا خلیفہ اول، یوسف کذاب کی فاشسٹ زندگی اور اس کے کالے کرتوتوں کا حامی، بلکہ اس کے وکیل صفائی کا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وہ قوم کی عزت مآب ماؤں، بہوؤں اور بیٹیوں کی عزت تار تار کرنے والے کو نعوذ باللہ نبی و رسول باور کراتا رہا ہے۔

جب یہ بات طے ہے کہ کل کے زید زمان اور آج کے زید حامد نے یوسف علی کذاب کے عقائد و نظریات سے توبہ نہیں کی، بلکہ وہ آج بھی اس کے خلاف عدالتی فیصلہ کو انصاف کا خون کہتا ہے تو یقیناً آج بھی وہ کذاب یوسف علی کے مشن اور عقائد و نظریات کا حامی و داعی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کل تک وہ کھل کر اس کا جانبدار اور وکیل صفائی تھا، مگر اب وہ حالات کا دھارا دیکھ کر وقتی اور عارضی طور پر اس کی وکالت و ترجمانی سے کنارہ کش، خاموش اور حالات کے سازگار ہونے کا منتظر ہے۔

اس لیے ضروری ہوا کہ اس مار آستین کی زہرناکی اور فتنہ سامانی سے قوم کو آگاہ کیا جائے اور اس کے خطرناک عزائم وارادوں سے بھولی بھالی انسانیت کو آشنا کیا جائے، لہٰذا طے ہوا کہ زید حامد اور یوسف کذاب کے پرانے تعلق داروں سے رابطہ کر کے صحیح صورت حال معلوم کر کے اصل حقائق مسلمانوں تک پہنچائے جائیں۔ اس سلسلہ میں جب رابطہ مہم شروع کی گئی تو بحمد اللہ اچھا خاصا مواد اور اس حلقے کے کئی ایسے حضرات مل گئے، جو زید حامد کو بچپن سے اب تک جانتے ہیں اور اس کی زندگی کے انقلابات اور قلابازیوں سے اچھی طرح واقف ہیں، چنانچہ جب ان افراد سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے نہایت ہی خلوص و اخلاص سے نہ صرف سارے حقائق اور معلومات مہیا کیں بلکہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (کراچی) میں تشریف لا کر اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ہم اس سلسلہ میں ہر جگہ جانے بلکہ زید حامد سے بات چیت کرنے کے لیے بھی تیار ہیں۔

زید حامد کے زمانہ طالب علمی کے اور شروع کے دوستوں کا کہنا ہے کہ زید حامد کا اصل نام زید زمان حامد ہے، اس کا باپ فوج کا ریٹائرڈ کرنل تھا، اس کا نام زمان حامد تھا، 13۔ بی بلاک 6، پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی کے علاقہ نرسری میں چنیسر ہالٹ اور شاہراہ فیصل کے بیچ میں واقع کے ایف سی والی گلی میں پیچھے اس کی رہائش تھی، 1980ء میں حبیب پبلک اسکول سے میٹرک کی تعلیم کی تکمیل کے بعد اس نے کالج میں داخلہ لیا، کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے

1983ء میں این ای ڈی یونیورسٹی میں داخلہ لیا، این ای ڈی سے اس نے بی ای کی ڈگری حاصل کی، اس کے علاوہ اس نے پوسٹ گریجویشن، ایم ایس اور پی ایچ ڈی وغیرہ نہیں کی اور نہ ہی وہ درس وتدریس کے شعبہ سے وابستہ رہا ہے، لہٰذا اسے ڈاکٹر یا پروفیسر وغیرہ کہنا اور لکھنا غلط ہے۔ جس زمانہ میں وہ این ای ڈی میں داخل ہوا، ایک ماڈرن نوجوان تھا، لیکن بہت جلد ہی اس کا اسلامی جمعیت طلبہ کے ساتھ تعلق ہوگیا اور اسلامی جمعیت طلبہ کے سرگرم کارکنوں میں شمار ہونے لگا۔ زید حامد جمعیت کے دوسرے کارکنوں کے مقابلہ میں نسبتاً لمبی ڈاڑھی، سر پر پکول پہنے، سبز افغان جیکٹ، کلاشنکوف زیب تن کیے دکھائی دیتا تھا۔

زید زمان شروع سے غیر معمولی ذہین وذکی تھا، ان دنوں چونکہ جہاد افغانستان کا دور تھا، اس لیے تحریکی ذہن کا یہ نوجوان بھی عملی طور پر جہاد افغانستان کے ساتھ منسلک ہوگیا اور بڑھتے بڑھتے اس کا جہاد افغانستان کے بڑے لوگوں جلال الدین حقانی، حکمت یار اور احمد شاہ مسعود سے تعلق ہوگیا اور عملی جہاد اور گوریلا جنگ کے تجربات کا حامل قرار پایا۔ اردو اس کی مادری اور انگلش اس کی تعلیمی زبان تھی، جبکہ پشتو اور فارسی اس نے افغانستان میں رہ کر سیکھی تھی، اس لیے وہ اردو، انگلش، پشتو اور فارسی بے تکلف بولنے لگا۔ اسی دوران اس کو جلال الدین حقانی، حکمت یار اور احمد شاہ مسعود سے نہ صرف تقرب حاصل ہوگیا بلکہ حکمت یار اور ربانی کے پاکستانی دوروں کے موقع پر وہ ان کا ترجمان ہوتا تھا، اسی طرح دوسرے جہادی اور تحریکی راہنماؤں سے بھی اس کے قریبی مراسم ہوگئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد یہ برنکس نامی ایک سیکورٹی کمپنی کا منیجر بن کر 1992ء میں کراچی سے راولپنڈی چلا گیا، پھر کچھ عرصہ بعد اس نے برنکس کمپنی چھوڑ کر براس ٹیکس کے نام سے اپنی کمپنی بنائی اور اسی کے نام سے ویب سائٹ بھی ترتیب دی، آج کل اس کی تمام سرگرمیاں اسی کمپنی اور ویب سائٹ کی مرہون منت ہیں۔

یوسف کذاب کے مقرب خاص اور زید حامد کے دوست رضوان طیب کے بھائی منصور طیب کا فرمانا ہے کہ میں زید حامد کو اس وقت سے جانتا ہوں جب اس کا یوسف علی سے تعلق نہیں تھا، زید حامد 1988ء کے انتخابات میں بہت سرگرم تھا، 1989ء میں اس نے ایک تصویری نمائش کا اہتمام کیا اور اس کے لیے ایک ویڈیو فلم بھی تیار کی، اس نمائش کا اہتمام سوسائٹی کے علاقہ میں مختلف مقامات پر کیا گیا، اس زمانہ میں یہ مختلف جہادی راہنماؤں کے ترجمان کی صورت میں نظر آتا تھا، ہم اس کی شخصیت سے بہت متاثر تھے اور یہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑا جہادی راہنما سمجھتا تھا، اس زمانہ میں اس نے افغان جہاد کے حوالے سے ایک ویڈیو فلم قصص الجہاد بھی تیار کی۔ 1993ء میں افغان جہاد ختم ہوگیا، تو یہ وہ دور تھا کہ اس نے تمام مجاہد راہنماؤں کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ 94-1993ء میں زید حامد لاہور سے اپنے ساتھ یوسف کذاب کو لے آیا اور اس کو سوسائٹی کے علاقہ کے تحریکی ساتھیوں سے متعارف کرایا اور کہا کہ یہ ایک بزرگ ہے جو

صرف ذکر کی بات کرتا ہے، اگر کوئی سوالاکھ درود شریف کا ورد کرے گا تو اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور دیدار ہوگا، میرے بڑے بھائی رضوان طیب یوسف علی سے منسلک ہوگئے اور ان کے خاص مقربین میں شامل ہوگئے۔ زید زمان جس کا پہلے سے ہمارے گھر آنا جانا تھا، یوسف علی کو ہمارے گھر لے آیا، اس زمانہ میں اسلامی جمعیت اور جماعت اسلامی سے متاثر تین درجن سے زائد افراد اس سے متاثر ہوئے۔ میرے بھائی تو اس حد تک متاثر ہوئے کہ انہوں نے ہماری دکان کا ایک حصہ بیچا اور یوسف کذاب کو ایک گاڑی خرید کر دی اور لاکھوں روپے نقد دیے۔ زید حامد یوسف کذاب کا مقرب اول تھا، اس لیے پیسوں کی وصولی وہ کرتا تھا، میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ زید زمان نے خود اپنی جیب سے ایک ہزار روپے بھی نہیں دیے ہوں گے، زید حامد نے مجھے یوسف کذاب کے نظریات پر مبنی پمفلٹ دیے اور مختلف مساجد کے باہر تقسیم کرنے کو کہا، لہٰذا اس کا یہ کہنا کہ میں کسی یوسف علی کو نہیں جانتا، محض جھوٹ اور فریب ہے۔

(جاری ہے)

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ (آخری قسط)

مولانا سعید احمد جلال پوری

اسی طرح کل کے زید زمان اور آج کے زید حامد صاحب اس آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے مندرجات کا انکار کرسکیں گے؟ جس میں ملعون یوسف کذاب نے لاہور کی بیت الرضا میں نام نہاد اپنے سو صحابہ کی موجودگی کا اعلان کیا اور ان میں سے دو خاص الخاص صحابہ اور خلفاء کا تعارف بھی کرایا، پھر اس موقع پر انہوں نے اور عبدالواحد نے حق نمک ادا کرتے ہوئے مختصر سا خطاب بھی کیا تھا۔ اگر زید زمان المعروف زید حامد کا مدعی نبوت یوسف علی کذاب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ اس کو نہیں جانتا تو 13 اگست 2000ء کے روزنامہ ڈان میں مدعی نبوت ملعون یوسف علی کذاب کے خلاف عدالتی فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے انہوں نے یہ کیوں کہا کہ ”یہ عدل وانصاف کا خون ہے؟“

زید زمان کی ویب سائٹ براس ٹیکس پر جاکر زید حامد سے یوسف کذاب سے متعلق سوالات کرنے والے بیسیوں سائلین کا کہنا ہے کہ اگر زید زمان المعروف زید حامد کا یوسف کذاب کے ساتھ کوئی دینی اور مذہبی رشتہ نہیں تھا یا نہیں ہے تو وہ یوسف کذاب کے غلط عقائد کے بارے میں صاف صاف جواب کیوں نہیں دیتا اور عقائد سے متعلق پوچھے گئے ہر سوال کے جواب میں یہ کیوں کہتا ہے کہ اس کی کوئی بات تصوف کی تعلیمات کے خلاف نہیں؟ جو بھولے بھالے مسلمان اور مخلص و دین دار افراد زید زمان المعروف زید حامد کے دفاعی تجزیوں، جہاد و مجاہدین کے حق میں اور یہود و امریکا کے خلاف بولنے اور کھلی تنقید کرنے کی بنا پر ان کو طالبان اور مسلمانوں کا نمایندہ یا ترجمان سمجھتے ہیں ان کو زید حامد کی ویب سائٹ براس ٹیکس پر انگریزی میں جاری کردہ رپورٹ "What Really Happened" کا مطالعہ بھی کرلینا چاہیے، اگر کوئی شخص اس کی اس انگلش رپورٹ کو پڑھ کر سمجھ لے تو اس کو اندازہ ہوجائے گا کہ وہ طالبان، دین، دینی مدارس اور علماء کے بارے میں کتنا مخلص ہے؟ یا جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے شہداء اور اس قضیہ کے کرداروں کے بارے میں ان کے دلی اور قلبی کیا جذبات واحساسات ہیں؟ چنانچہ اس رپورٹ کے آغاز میں انہوں نے اپنی 8 جولائی 2007ء کی تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

”(لال مسجد کے معاملے میں) حکومت کی ناموری، ستائش اور تذلیل کے درمیان ایک پاگل مولوی (Psychopath Clerid) اور دہشت گردوں کا ایک گروپ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو پاکستانی دارالحکومت کے قلب میں یرغمال بنایا ہوا ہے۔

(لال مسجد کے علماء اور طلبہ وطالبات) منکر دین، بے وفا، فراری اوباش (Renegade) جنگجوؤں کا گروپ ہے جو ”تکفیری“ کہلاتے ہیں، یہ ان مسلمانوں پر جنگ مسلط کردیتے ہیں جو ان کے نظریات سے اتفاق نہیں کرتے، یہ

نظریاتی طور پر حکومت دشمن، بدنظمی پسند، انتشاری اور شورش طلب (Anarchist) اور معروف جہادی گروپس کے درمیان بے خانماں اور خارجی (Outcastes) لوگ ہیں۔

میرے خیال میں (سانحہ میں) ہلاک وزخمی ہونے والوں کی کل تعداد 200 سے 250 ہوسکتی ہے، بشمول 75 جنگجوؤں کے، اس تعداد کو حکومت نے بھی تسلیم کیا ہے، ملا دباؤ بڑھا رہے ہیں یہ منوانے کے لیے کہ اندر 1000 لوگ تھے، یہ بے معنی اور فضول بات ہے، جیسا کہ ان کے مرحوم لیڈر کہتے رہے کہ اندر 1800 لوگ ہیں، یہ (Bluff) تھا۔'' (کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا، از ڈاکٹر فیاض عالم)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی فرماتے ہیں: یوسف کذاب نے نہ صرف جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اہانت رسول کا بھی ارتکاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے حکم پر بندہ نے کذاب کے خلاف کیس رجسٹرڈ کرایا۔ کذاب کے چیلوں میں سرفہرست دو نام تھے: ایک کا نام سہیل احمد خان، دوسرے کا نام زید زمان تھا، جنہیں کذاب اپنا صحابی کہتا تھا۔ کذاب کے ساتھ عدالت میں جو لوگ آتے تھے ان میں بھی سرفہرست مذکورہ بالا دونوں افراد تھے۔ مذکورہ بالا افراد نے ترغیب وترہیب غرض ہر لحاظ سے کوشش کی کہ بندہ کیس سے دستبردار ہوجائے۔ اللہ پاک کی دی ہوئی استقامت کے ساتھ مقابلہ جاری رکھا۔ موبائل ابھی عام نہیں ہوئے تھے، بندہ چھٹی پر شجاع آباد آیا ہوا تھا۔ زید زمان نے کسی طریقہ سے میرا رابطہ نمبر حاصل کیا، جو ہمارے پڑوس کے گھر کا نمبر تھا، ایک دن عصر سے تھوڑی دیر پہلے میرے پڑوسی نے دروازہ کھٹکھٹا کر پیغام دیا کہ آپ کا فون آنے والا ہے۔ بندہ نے گھنٹی بجنے پر ریسور اٹھایا تو دوسری طرف سے آواز آئی کہ راولپنڈی سے زید زمان بول رہا ہوں۔ میں نے کہا فرمایئے! زید زمان نے کہا کہ آپ نے ہمارے حضرت (یوسف کذاب) کے خلاف جو کیس کیا ہوا ہے وہ واپس لے لیں۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا اس کا انجام آپ کو معلوم ہے؟ بندہ نے کہا کہ نفع ونقصان سوچ کر کیس کیا ہے۔ اس نے کہا ہماری طرف سے پیشکش ہے، فرمایئے آپ کی ضروریات کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ میری ضرورت میرا اللہ پوری کر رہا ہے۔ اب اس نے پینترا بدلتے ہوئے کہا ہمارے حضرت کی جماعت اگرچہ تھوڑی ہے، لیکن کمزور نہیں۔ میں نے جواب میں کہا کہ ہمارے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت بہت بڑی ہے اور بہت مضبوط ہے۔ اس نے مزید گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا چاہا تو بندہ نے کہا کہ بات عدالت میں ہوگی۔ چنانچہ کیس کی سماعت کے دوران زید زمان یوسف کذاب کے محافظین میں رہا بلکہ کیس کی سماعت کے دوران جب بندہ کا بطور مدعی بیان جاری تھا اور کذاب کا وکیل بندہ پر تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا اور وہ کیس سے غیر متعلقہ سوالات کر رہا تھا تو بندہ نے کہا کہ آپ کیس سے متعلق سوال کریں، غیر متعلقہ سوال نہ کریں تو عدالت نے مجھے کہا کہ وکیل جو سوال کرے آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ اس دوران ایک سوال صحابی سے متعلق بھی ہوا

کہ صحابی کی کیا تعریف ہے؟ بندہ نے تعریف بتلائی، اتفاقاً اس روز زید زمان سوٹ میں تھا، پینٹ، شرٹ اور ٹائی زیب تن کی ہوئی تھی، بندہ نے عدالت سے کہا کہ آپ نے صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوگا، ایک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے جو آپ کی سیرت طیبہ کا پرتو تھے، ان کی وضع قطع، چال ڈھال، لباس میں سیرت طیبہ نظر آتی تھی۔ نعوذ باللہ! ایک یہ صحابی ہیں جن کا لباس اور وضع قطع دیکھ کر علامہ اقبال یاد آتے ہیں، علامہ نے فرمایا تھا:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اس پر زید زمان بہت شرمندہ ہوا۔ زید زمان یوسف کذاب کی موت تک اس کا چیلہ بنا رہا، حتیٰ کہ جب کذاب کی میت کو اسلام آباد کے قبرستان سے نکالا گیا، تب بھی اس کی ہمدردیاں اس کے ساتھ تھیں۔

شنید ہے کہ زید زمان المعروف زید حامد آج کل لوگوں کو وضاحتیں پیش کرتا پھر رہا ہے کہ میرا یوسف کذاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں جن لوگوں کے پاس ایسے کوئی ثبوت ہوں وہ میرے سامنے لائیں۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہم اس کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور ایسے حضرات، جو اس کو اس دور سے جانتے ہیں، جب وہ افغانستان میں پہلے حکمت یار اور بعد ازاں احمد شاہ مسعود کے ساتھ تھا اور پاکستان میں ان کی ترجمانی کرتا تھا اور پھر یوسف کذاب کے ساتھ وابستہ ہوگیا، اس دور کی تمام باتیں یاد دلا کر اس کے جھوٹ اور دجل کو آشکارا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری نئی نسل اور بعض دین دار اس کے سحر میں گرفتار ہیں، بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم امت کو اس فتنہ سامانی سے بچائیں۔

مکرر عرض ہے کہ جہاد افغانستان کے حق میں یا امریکا اور یہودیوں کے خلاف تقریریں کرنا کسی ملحد کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں، اس لیے کہ ایسے ملحدین اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے دوررس منصوبے ترتیب دیتے ہیں، چنانچہ اہل بصیرت خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ہندوؤں، آریوں اور عیسائیوں کے خلاف تقریریں، مناظرے اور مباحثے کرکے اپنی اہمیت منوائی تھی اور اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کا ترجمان باور کرایا تھا لیکن جب اس کی شہرت ہوگئی اور اس کا اعتماد بحال ہوگیا تو اس کے بعد اس نے مہدی، مسیح اور نبی ہونے کے دعوے کیے تھے، ٹھیک اسی طرح یہ بھی اسی حکمت عملی پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ایسے فتنہ پروروں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

☆......☆......☆